نسیم الریاض کے خصائص......تحقیقی جائزہ

شیر علی*

رضیہ نور **

انبیاء کرامؑ کی تاریخ میں یہ امتیاز صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ہی حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ اور کارنامہ نبوت کی تمام جزئیات اور تفصیلات کمال صحت اور اسناد کے ساتھ محفوظ اور موجود ہیں۔ سیرت طیبہ کے ذخیرے میں اولین کتابیں مغازی کے عنوان سے لکھی گئی ہیں اور اس فن میں پہلی کتاب مشہور تابعی عروہ بن زبیرؒ نے لکھی۔ مغازی کے بعد اہم کتب سیرت دلائل وشمائل کے عنوان سے سامنے آئیں۔ شمائل سیرت طیبہ کا ایک اہم جز ہے جس کے تحت نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک، عادات وخصائل، نشست و برخاست، خورد ونوش، آلات حرب، معمولات وعبادات بیان کیے جاتے ہیں۔ شمائل پر سب سے اولین اور مشہور تالیف امام ترمذیؒ (۲۷۹ھ) کی کتاب ''الشمائل النبویۃ والخصائل المصطفویہ'' ہے۔ شمائل پر دوسری اہم کتاب قاضی عیاضؒ (۵۴۴ھ) کی ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ'' ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے فضائل ومحامد، آداب وحقوق کے حوالے سے یہ ایک مایہ ناز گراں قدر تالیف ہے۔ علماء نے نظم ونثر میں اس کی تعریف وتوصیف کی ہے۔ ''کتاب الشفاء'' اپنی مقصدیت کے لحاظ سے بلند اور کامیاب ہے۔ شرق وغرب میں اس کی شہرت عام ہے۔'' (۱) کتاب الشفاء کی شروحات میں سے سب سے اہم ترین شرح ''نسیم الریاض'' ہے جس کے مؤلف علامہ شہاب الدین خفاجیؒ ہیں۔

''شہاب الدین خفاجیؒ''، حالات وآثار:

آپ کا نام احمد بن محمد بن عمر ہے۔ آپ کا لقب شہاب الدین، نسبت خفاجی ہے آپ مصری اور حنفی ہیں۔ (۲)

آپ ۹۷۷ھ بمطابق ۱۵۶۹ء کو قاہرہ کے قریب سریاقوس میں پیدا ہوئے اور یہیں پرورش پائی۔ آپ حنفی المسلک تھے۔ (۳) بروکلمان نے آپ کو شافعی المسلک بیان کیا ہے۔ (۴) علامہ خفاجیؒ نے پہلے فقہ حنفی کی تعلیم حاصل کی اور پھر فقہ شافعی کی۔ آپ نے اس کے علاوہ علوم العربیہ، علم المعانی، منطق، علم العروض وقوافی، علم طب، علم شعروادب، علم ریاضی، تفسیر، حدیث اور سیرت کے علوم حاصل کیے۔ علامہ خفاجیؒ بیک وقت ادب وفقہ کے ماہر تھے۔ آپ کو فقہ حنفی میں بہت اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ آپ مصر میں قضاء کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ آپ نے حرمین شریفین، قسطنطنیہ تعلیم کے حصول کے لیے سفر کیا اور تعلیم حاصل کر کے پھر مصر واپس تشریف لائے۔ آپ کے اساتذہ میں ابوبکر شنوانیؒ، علی بن غانم المقدسی الخزرجیؒ، ابراہیم العلقمی، علی ابن جاراللہ العصام اسفرائینیؒ، عبدالغنی المقدسؒ، سعد الملۃ والدین ابن حسن خانؒ شامل ہیں۔ (۵) علامہ خفاجیؒ سے ایک جماعت

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان

** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان

نے کسب فیض کیا ان کے تلامذہ میں عبدالقادر ابن عمر البغدادی (٦)، فضل اللہ بن محبّ اللہ المحی (٧)، احمد بن یحییٰ بن عمر الحموی (٨) شامل ہیں۔ علامہ خفاجیؒ روم ایلی، اسکوب، سلانیک اور مصر میں قضاء کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔(۹)

علامہ خفاجیؒ نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ تصنیف و تالیف میں بسر کیا۔ آپ نے بہت ضخیم کتب تالیف کیں۔ ان کی بہت سی کتب مخطوطات کی شکل میں موجود ہیں۔ شفاء العلیل فیما فی کلام العرب من الدخیل، شرح درۃ الغواص فی أوھام الخواص للحریری، طراز المجالس، عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی، نسیم الریاض فی شرح الشفاء قاضی عیاضؒ، خبایا الزوایا فی الرجال من البقایا، ریحانۃ الباونزھۃ الحیاۃ الدنیا، (۱۰) علامہ شہاب الدین خفاجیؒ نے قاہرہ میں بروز پیر ۱۲ رمضان المبارک ۱۰۶۵ھ بمطابق ۳ جون ۱۶۵۹ء کو وفات پائی۔(۱۱)

''نسیم الریاض'' تعارف وخصائص:

''نسیم الریاض'' سیرت نبویہ ﷺ پر ایک جامع کتاب ہے۔ کتاب الشفاء کی شروحات میں یہ سب سے مشہور اور ضخیم شرح ہے۔ یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تحقیق محمد عبدالقادر عطا نے کی ہے۔ اس کے کل صفحات ۳۰۴۰ ہیں۔ اس کے صفحات کا سائز ۲۴×۱۷ ہے یہ ۲۰۱۱ء/۱۴۳۲ھ میں طبع ہوئی۔ یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ اس کتاب کو دار العلمیہ نے بیروت لبنان سے شائع کیا۔ سیرت نبویہ ﷺ پر معلومات کی فراوانی اور جزئیات کی فراہمی کے سلسلہ میں ایک اہم کتاب ہے۔ مولف نے ''الشفاء'' کے متن کی نہ صرف توضیح وتشریح کی، بلکہ مختصر روایات کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے سیرت نبویہ ﷺ سے متعلق متعدد احادیث و روایات نقل کی ہیں۔ یہ کتاب مختلف علوم کا مرقع ہے۔ جس سے مؤلف کی مختلف علوم میں دسترس کا اندازہ ہوتا ہے۔

علامہ خفاجیؒ نے ''نسیم الریاض'' کے اہم خصائص کو درج ذیل عنوانات کے تحت بیان کیا ہے۔

ا۔ متعدد ومتنوع مضامین:

نبی اکرم ﷺ کی شخصیت متنوع پہلوؤں کی حامل ہے جو مجموعہ اوصاف و کمالات ہے۔ کسی بھی مصلح، رہنما اور فاتح میں اتنے اوصاف نظر نہیں آتے جتنے تنہا رسول ﷺ کی ذات میں قدرت نے ودیعت کیے ہیں۔

سید سلیمان ندوی کے الفاظ میں:

> ''غرض ایک ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر حالت انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہے۔'' (۱۲)

رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کے جامع اور ہمہ گیر ہونے کے باعث سیرت نگار کا کام بھی پھیل جاتا ہے۔ ''نسیم الریاض''، کتب شمائل کے ضمن میں کتاب شفاء کی سب سے مقبول اور ضخیم شرح ہے۔ مولف نے اس میں شمائل کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔

مولف نے اپنی سیرت کا آغاز قرآن کریم کی ان آیات کے تحت کیا ہے جن میں آپ ﷺ کی علوشان، رفعت ذکر اور دیگر انبیاء کرام پر آپ ﷺ کی قدر ومنزلت وفضائل، اللہ عزوجل کا آپ ﷺ کے مراتب عالیہ کی قسم کھانا، اللہ عزوجل کا آپ ﷺ پر درود بھیجنا، قرآن مجید کے تحت بزرگی اور ذکر بیان کیا ہے۔ دیگر متنوع موضوعات میں دینی ودنیوی فضائل کے تحت اوصاف مبارکہ، حلیہ مبارک، نظافت وپاکیزگی، فہم وذکاء، فصاحت وبلاغت، نسبی شرافت، شہر کی بزرگی اور ضروریات زندگی کی اقسام میں آپ ﷺ کی سیرت بیان کرنے کے بعد اسراء ومعراج، معجزہ کی تعریف اور آپ ﷺ کے معجزات کو تفصیل سے پیش کیا ہے۔

علامہ خفاجیؒ نے نبی اکرم ﷺ کے امت پر حقوق کو قرآن کریم کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ کی اتباع، آپ ﷺ کی اطاعت کے وجوب، آپ ﷺ سے محبت کا ثواب، علامت، محبت کے معنی وحقیقت اور خیر خواہی کا وجوب، آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر، صحابہ کرام، ائمہ سلف کا طریقہ، اہل بیتؓ، صحابہ کرامؓ کی تعظیم اور آثار ومقامات نبوی ﷺ کی تعظیم وتوقیر آپ ﷺ پر درود وسلام کی فرضیت وفضیلت، قبر انور کی زیارت اور مسجد نبوی کے آداب وفضیلت کو شامل کیا۔

دیگر مباحث میں ان امور کا بیان ہے جو آپ ﷺ پر جائز یا ممنوع ہیں اور احوال بشر کا یہ بیان جن میں ان دینی امور کو ذکر کیا جن میں نبی کریم ﷺ کی عصمت ثابت ہوتی ہے۔ انبیاء کرامؑ کی امور دنیویہ میں خصوصیات اور ان پر عوارض بشریہ کے اطلاق کو بیان کیا۔ اللہ عزوجل، انبیاء کرامؑ، ملائکہ، نبی اکرم ﷺ، امہات المومنینؓ، صحابہ کرامؓ کی تنقیص (نعوذ باللہ) سب وشتم اور اس سے متعلق احکامات کو بھی مولف نے اپنی سیرت کی کتاب کا حصہ بنایا ہے۔

گونا گوں مضامین اور موضوعات کی کثرت کے باعث یہ کتاب نہایت مفید اور وقعت کی حامل ہے۔

۲۔ متعدد ومتنوع مصادر وماخذ:

''نسیم الریاض'' متعدد ومتنوع موضوعات سیرت پر مشتمل ہے۔ مضامین کا تنوع مصادر کے تنوع کا متقاضی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولف نے مضامین سیرت کے بیان کے لیے متعدد ومتنوع مصادر سے استفادہ کیا ہے۔ ان مصادر وماخذ میں سب سے اہم قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم کی آیات درحقیقت سیرت طیبہ کے علمی اور تعارفی ابواب ہیں۔ قرآن حکیم کے مختلف مضامین اپنی اپنی نوعیت اور مناسبت کے مطابق سیرت کے مختلف الانواع پہلو ثابت ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ علامہ خفاجیؒ نے سیرت طیبہ کو قرآن کریم کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ مضامین سیرت کی توضیح وتشریح کے لیے متعدد مقامات پر آیات قرآنیہ سے استدلال کیا ہے۔ بالخصوص قسم اوّل کا باب اوّل جو نبی اکرم ﷺ کی قدر ومنزلت، علوشان اور رفعت ذکر کے بیان پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے اس مقصد کو قرآن کریم کی آیات مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ مزید برآں آیات قرآنیہ کی تفسیر وتوضیح کے لیے تمام مشہور ومتداول کتب تفاسیر اور کتب علوم القرآن سے استفادہ کیا۔

مولف نے ''نسیم الریاض'' کی تالیف میں کتب احادیث کے وسیع ذخیرہ یعنی صحاح واسانید اور سنن کے مجموعوں سے

بھرپور استفادہ کرتے ہوئے سیرت نبویﷺ پر ٹھوس اور مستند مواد پیش کیا۔ کتب احادیث کے علاوہ ان کی شروحات سے بھی وسیع پیمانے پر مدد لی ہے۔ روایات واحادیث اور راویوں کی جانچ پڑتال کے لیے فن جرح وتعدیل اور علم اسماء الرجال کی کتب سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔ دلائل نبوت اور معجزات نبوت کے لیے حدیث وسیرت کے مصادر و ماخذ کے علاوہ دلائل النبوۃ کی کتب سے اور شمائل نبویﷺ کے بیان کے لیے کتب شمائل سے مواد اخذ کیا ہے۔ واقعات سیرت کے ضمن میں کتب سیرت اور مغازی اور تاریخ کی تمام مشہور ومعروف کتب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ رسول اکرمﷺ کی سیرت کے لیے مولف نے کتب احادیث سے استفادہ کرتے ہوئے ان میں جو احکام و معاملات بیان کیے ہیں ان کے لیے فقہ کی کتب سے بھی مدد لی ہے۔ بہت سے احادیث سے انہوں نے فقہی مسائل کا استنباط کیا ہے۔ روایت میں موجود مشکل الفاظ کی لغوی ونحوی توضیح وتشریح کے لیے علم لغت ونحو کی کتابوں سے مدد لی ہے۔ ''نسیم الریاض'' کے بعض مضامین پر تصوف کا رنگ غالب ہے کیونکہ مولف کو تصوف سے خصوصی شغف تھا لہذا انہوں نے کتب تصوف کو بھی پیش نظر رکھا۔

۳۔ مضامین میں حسن ترتیب و تنظیم:

علامہ خفاجیؒ نے ''نسیم الریاض'' میں مضامین سیرت کو نہایت منظم اور مرتب انداز میں تحریر کیا ہے۔ اولاً تمام مضامین سیرت کو انہوں نے چار اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ ہر قسم کو متعدد ابواب اور فصول کے تحت ترتیب دیا ہے۔

☆ قسم اول کو مولف نے چار ابواب اور ۸۰ فصول میں تقسیم کیا ہے۔ اس قسم کے پہلے باب میں قرآن حکیم کے حوالے سے سیرت نبویﷺ کو بیان کیا ہے۔ جن کے تحت ثناء بزبان باری تعالیٰ، شان رسول اللہﷺ میں آیات قرآنیہ، آپﷺ کے شاہد ہونے کا وصف، نبی اکرمﷺ کی دلجوئی، نبی اکرمﷺ کے مراتب عالیہ کی قسم، اللہ عزوجل کا نبی اکرمﷺ کے مقام ومرتبہ کی قسم کھانا سے متعلق آیات نقل کی ہیں اور ان کی تفسیر مختلف کتب تفاسیر سے کی ہے، نبی اکرمﷺ کے اوصاف، حلیہ مبارک، کمال خلقت، جمال صورت، فہم وذکاء، فصاحت و بلاغت، نسبی شرافت، وغیرہ کو بیان کیا، قسم اول کے دیگر مضامین اسراء ومعراج اور معجزات کے بیان پر مشتمل ہیں ان کی اہمیت کے پیش نظر مؤلف نے ان کو علیحدہ ابواب میں تفصیل سے بیان کیا۔ قسم دوم نبی اکرمﷺ کی محبت کے وجوب، سنت کے اتباع، آپﷺ کے آل واصحاب اور قرابتداروں سے محبت، آثار ومقامات متبرکہ نبویﷺ کی تعظیم اور درود وسلام کی فرضیت، فضیلت، قبر انور کی زیارت اور مسجد نبویﷺ کے آداب وفضیلت پر مشتمل ہے۔ قسم الثالث میں ان امور کو بیان کیا جو آپﷺ پر جائز یا ممتنع ہیں۔ ان میں نبی اکرمﷺ کی دلی پختگی، میثاق انبیاء کرامؑ، معترضین کے جوابات، نبی اکرمﷺ، اور انبیاء کرامؑ کی عظمت، ملائکہؑ کی عصمت کو بیان کیا ہے۔ نیز آپﷺ پر جادو کا اثر، دنیاوی امور اور آپﷺ کی حالت، اقوال واحکام، حدیث، قرطاس، کلمات بدعا، دنیاوی افعال، ابتلاء انبیاء و

رسل کی حکمتیں بھی بیان کی ہیں۔قسم الرابع وجوہات تنقیص وتوہین اوراس کے احکام شرعیہ پر مشتمل ہے جس کے تحت مولف نے الفاظ تنقیص، دلائل وجوب قتل، یہود ومنافقین کو قتل نہ کرنے کی حکمت، ارشادات نبوی ﷺ کی تکذیب کے احکام، مشتبہ اور محتمل اقوال کے احکام، امثال سے گالی دینے کا حکم، سب وشتم تنقیص واہانت کرنے والے کی عقوبت ووراثت اور غسل ونماز وجنازہ کے احکام بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے خلاف کلمات کہنے، انبیاء کرام اور فرشتوں، اہل بیتؓ، آل پاک ازواج مطہراتؓ اور صحابہ کرامؓ کا گالی دینے والے کے متعلق احکامات کو بھی ذکر کیا ہے۔

''نسیم الریاض'' کے مضامین کی ترتیب عام کتب سیرت سے مختلف ہے۔ جو اسے دوسری کتب سیرت سے ممتاز کرتی ہیں۔

۴۔ اشعار سے استشہاد:

''نسیم الریاض'' کی ایک اہم خصوصیات اشعار سے استشہاد ہے۔ علامہ خفاجیؒ نے قدیم سیرت نگاروں کی طرح بہت زیادہ اشعار نقل کیے ہیں جن میں صحابہ کرامؓ کے اشعار کے ساتھ ساتھ صوفیہ، فقہاء اور نامور شعراء کے اشعار بھی شامل ہیں۔ ان شعراء کی تعداد ۱۷۰ ہے اور بہت زیادہ اشعار ایسے بھی ہیں جن کے شعراء کے نام نہیں لکھے۔

علامہ خفاجیؒ نے جن صحابہ کرامؓ کے اشعار نقل کیے ان میں حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت ابوسفیان بن الحارثؓ اور حضرت کعب شامل ہیں۔

☆ نبی اکرم ﷺ کا اُمی ہونا معجزہ ہے جو بوصیریؒ نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے:

کفاک با لعلم فی الأمی معجزة

فی الجاهلية و التاديب فی اليتيم. (۱۳)

''آپ ﷺ کے لیے کافی ہے امی میں سب سے زیادہ علم کا ہونا بطور معجزہ کے جاہلیت اور یتیمی میں باادب ہونا۔''

☆ علامہ خفاجیؒ نے نہ صرف کتاب شفاء کے اشعار کی توضیح وتشریح کی بلکہ اوران میں موجود مشکل الفاظ کی لغوی وضاحت بھی کرتے ہیں۔

یا دار خیر المرسلین و من به هدی الانام وخص بالآیات

ترجمہ: ''اے سید المرسلین کے کاشانہ اقدس اور ہر وہ چیز جو ان سے منسوب ہے جن سے لوگوں نے ہدایت پائی اور وہ معجزات کے ساتھ مخصوص ہیں۔''

اس شعر کی توضیح کرتے ہوئے علامہ خفاجیؒ لکھتے ہیں:۔

اراد بداره محل قرفيه مطلقاً فيشمل مكة و المدينة، وفى نسخة: المسلمين، ...... ، لان الله تعالىٰ خصه منها بما لم يكن لغيره، أو التعريف فيه للعهد. (۱۴)

''داروہ ہے جس میں ٹھہریں مطلقاً، پس یہ مکہ اور مدینہ کو شامل ہے اور ایک نسخے میں مسلمین کی جگہ الأ نام ہے اور پہلا قول زیادہ بہتر ہے اور ھدی مجہول کا صیغہ ہے۔ یعنی اللہ نے اسے ہدایت دی اور الا نام سے خلق کو یا ہر ذی روح مراد ہے جیسا کہ گزرا ہے اور ان کا جو قول آیات ہے۔ اس سے مراد قرآن کریم اور عام معجزات ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ساتھ ان کو خاص کیا ہے جو دوسروں کو نہیں الف لام جو لفظ آیات کے شروع میں آیا ہے عہد کے لیے ہے۔''

۵۔ الفاظ کی لغوی اور نحوی تشریح:

عربی زبان دنیا کی تمام زبانوں سے وسیع تر زبان ہے۔ اس میں ایک چیز کے بہت سے نام اور بہت سی لغات پائی جاتی ہیں۔ ایک ہی مفہوم کو سینکڑوں عنوانات اور الفاظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اعراب اور اشتقاق بدلنے سے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ خفاجیؒ نے سیرت نگاری کے دوران آنے والے بہت سے مشکل الفاظ کے نہ صرف معنی بتائے ہیں بلکہ اعراب کی بھی نشاندہی کی ہے۔ اس سے پڑھنے والے کو کسی دقت اور دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ علامہ خفاجیؒ نے جن الفاظ کی لغوی و نحوی توضیح و تشریح کی ان میں اشخاص اور جگہوں کے نام شامل ہیں۔ علاوہ ازیں احادیث اور اشعار میں آنے والے مشکل الفاظ کی بھی لغوی وضاحت کی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے علماء ولغت کے اقوال و آراء سے بھی استفادہ کیا ہے۔

☆ **الترقضى، بفتح المثناة فوقية و سكون الراء و ضم القاف وفاء مكسورة و ياء نسبة (۱۵)**

الترقضی: ت اوپر دو نقطوں والا زبر کے ساتھ اور راء سکون کے ساتھ اور قاف پیش کے ساتھ اور فا زیر کے ساتھ اور یا نسبت کے لیے ہے۔

☆ اسی طرح مؤلف نے مختلف جگہوں کے ناموں کی لغوی توضیح کی ہے۔

سـرف: سین بغیر نقطوں کے زبر کے ساتھ اور را بغیر نقطوں کے زیر کے ساتھ اور فاء، جگہ کا نام ہے، اور قول ہے مکہ کے قریب پہاڑ کا نام ہے چھ میل کے فاصلے پر یا سات یا آٹھ یا بارہ اس میں اختلاف ہے۔ (۱۶)

☆ علامہ خفاجیؒ نے کتب احادیث کے ایک بڑے ذخیرہ سے استفادہ کیا ہے۔ وہ صرف نقل حدیث پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ حدیث میں موجود مشکل الفاظ کی لغوی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ مثلاً نبی اکرم ﷺ کے زہد و تقوی سے متعلق

حدیث نقل کی ہے۔

"لم یمتلی جوف النبی ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، شبعاً قط (۱۷)

"نبی اکرم ﷺ نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔"

حدیث میں مذکور لفظ "شبعاً" کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

التلمسانی کہتے ہیں: اس میں چار لغات ہیں شین کی زبر کے ساتھ اور زیر کے ساتھ اور ب سکون کے ساتھ اور اس کے فتح کے ساتھ۔ برھان کہتے ہیں: ب زبر کے ساتھ ہے۔ بھوک کی ضد ہے اور اگر ب کے سکون کے ساتھ ہو تو اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پیٹ بھرا جائے۔(۱۸)

اس کے علاوہ مؤلف نے متعدد مقامات پر احادیث میں موجود مشکل الفاظ کی توضیح کی ہے۔ اس کے ساتھ مؤلف نے بہت سی بیماریوں کے معنی بھی بیان کیے ہیں۔ جو احادیث میں بیان ہوئی ہیں ان میں ذات الجنب، استسقاء اور طاعون وغیرہ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں مؤلف نے سیرت نگاری کے دوران جا بجا اشعار سے استشہاد کیا ہے۔ استشہاد کرتے ہوئے ان اشعار کے اندر موجود مشکل الفاظ کی لغوی ونحوی وضاحت کی ہے۔

۶۔ قرآن کریم سے استشہاد:

علامہ خفاجیؒ نے "نسیم الریاض" میں قرآن کریم سے استشہاد کرتے ہوئے سیرت طیبہ کو بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا کوئی جز ایسا نہیں جس کے متعلق قرآن پاک میں ایک سے زائد آیات نہ ہوں۔ اس لیے مولانا ابوالکلام آزاد کہتے ہیں۔

"اگر دنیا سے تاریخ اسلام کی ساری کتابیں معدوم ہو جائیں اور صرف قرآن باقی رہے تب بھی آنحضرت ﷺ کی شخصیت مقدسہ اور آپ ﷺ کی سیرت وحیات کے براہین وشواہد مٹ نہیں سکتے۔"(۱۹)

علامہ نے آیات کو صرف نقل کرنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ ان آیات کے مختلف پہلوؤں سے تشریح بھی کی۔ جیسے ان آیات کی تفسیر، سبب نزول، اختلاف قرأت، خطاب کا تعین، مشکل لفظوں کی وضاحت۔

علامہ خفاجیؒ نے آپ ﷺ کے اوصاف وخصائل اور خصوصیات وامتیازات جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔ ان آیات کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کو بیان کیا۔ جیسے اللہ رب العزت کو اپنے محبوب کی مشقت گوارا نہیں علامہ خفاجیؒ نے اس ضمن میں یہ آیات بیان کیں۔

﴿طٰهٰ ○ مَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى﴾ (۲۰)

"اے محبوب ہم نے یہ قرآن تم پر اس لیے نہیں اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔"

نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے اس آیت مبارکہ سے استشہاد کیا۔

﴿قُلْ يَآ يُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (۲۱)

''تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں ۔''

﴿وَ مَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ﴾ (۲۲)

''اس آیت میں ''الملکین'' کے حوالے سے حسن البصری سے نقل کرتے ہیں۔''

لام فتح کے ساتھ ہے اور یہ قرأۃ سبع ہے یا ''ملکین'' زیر کے ساتھ یہ قرأۃ شاذہ ہے۔ جمہور کا مذہب ہے کہ ''ملکین'' زیر کے ساتھ ہے اور یہ قرأۃ متواترہ ہے۔ (۲۳)

مؤلف نے آیات میں خطاب کا تعین بھی کیا ہے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہتے ہیں۔

﴿فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ﴾ (۲۴) ترجمہ: ''پس اللہ نے ان پر سکونت نازل کی۔''

اس میں ضمیر دو قولوں کی طرف ہے۔ ایک نبی کریم ﷺ کیلئے اور دوسرا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لیے (۲۵)

علامہ خفاجیؒ نے آیات کو بیان کرتے ہوئے ان کے سبب نزول کو بھی بیان کیا ہے۔ جیسے اس آیت کو بیان کر کے کہتے ہیں۔

﴿فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾ (۲۶)

ابو میسرہ سے روایت ہے ایک دفعہ ابو جہل اپنے ساتھیوں کے ساتھ گزرا پس انہوں نے کہا: اللہ کی قسم اے محمد ہم تمہیں نہیں جھٹلاتے اور بے شک ہمارے نزدیک تو صادق ہے لیکن ہم اس کو جھٹلاتے ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی یہ اس آیت کا سبب نزول ہے۔ (۲۷)

گویا خفاجیؒ نے نبی کریم ﷺ کے خصائص و امتیازات کو قرآن کریم کی روشنی میں بیان کیا اور ساتھ ہی ان آیات کی تفسیر و توضیح، سبب نزول، قرأت کے اختلاف، خطاب کے تعین وغیرہ کو بھی بیان کیا۔

۷۔ حدیث سے استشہاد:

علامہ خفاجیؒ نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کو بیان کرتے ہوئے احادیث سے بھی استشہاد کیا۔ مؤلف نے احادیث کو بیان کرتے ہوئے دو انداز اختیار کیے۔ قاضی عیاضؒ کی احادیث کو جب علامہ خفاجیؒ بیان کرتے ہیں تو پوری سند نقل کرتے ہیں اور ان راویوں کا مکمل تعارف بیان کرتے ہیں جن میں ان کے نام کے ساتھ ان کے علاقے اساتذہ اور ان کی مشہور کتب کو بیان کرنے کے ساتھ ان کی جرح و تعدیل بھی کرتے ہیں۔

علامہ خفاجیؒ جب خود کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو اس کی سند کا التزام نہیں کرتے بلکہ متن کو بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اس حدیث کے ماخذ کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اسے شیخین نے روایت کیا ہے۔ اگر اس حدیث کی سند میں کوئی ضعف ہے تو پھر اس ضعیف راوی کا ذکر کر کے اس کے بارے میں محدثین کی آراء بیان کر دیتے ہیں۔ کہ وہ کذاب ہے وضاع

ہے وغیرہ۔

''علامہ خفاجیؒ نے مقدمہ میں اپنی سند کا ذکر کیا ہے۔حدیث کی اقسام کو بھی بیان کرتے ہیں یعنی حدیث کو ذکر کر کے مؤلف بتاتے ہیں کہ یہ مرفوع، مرسل، منقطع موضوع، معضل یا ضعیف ہے۔اگر کوئی حدیث ضعیف یا موضوع ہے تو اس کے متعدد طریق بیان کر دیتے ہیں۔جس سے اس حدیث کا ضعف دور کر دیتے ہیں۔

اگر کوئی حدیث ایسی ہے جس کے معارض کوئی حدیث موجود ہو تو اس میں ان احادیث میں جمع و تطبیق قائم کرتے ہیں۔ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے حوالے سے علامہ خفاجیؒ کی رائے کہ فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے گا جبکہ احکام اور معاملات میں ضعیف حدیث پر عمل نہیں ہوگا۔

علامہ خفاجیؒ نے واقعات سیرت لکھتے ہوئے احادیث و روایات کے ماخذ بتائے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دو قسموں میں تقسیم کر کے ان میں سے مجھے بہتر قسم میں کیا۔

خفاجیؒ اس کی نشاندہی کرتے ہیں کہ **هذا الحديث رواه الطبراني والبهيتي في الدلائل** ۔(۲۸)

آپ ﷺ نے حضرت خالدؓ سے فرمایا جب ان کو اکیدر کی طرف بھیجا۔ (۲۹) اس کے ماخذ کا ذکر کرتے ہوئے علامہ خفاجیؒ نے نشاندہی کی کہ یہ ابن اسحاق اور بیہقی کی روایت ہے۔ (۳۰)

علامہ خفاجیؒ نے معارض احادیث میں جمع و تطبیق قائم کی ان میں موجود تعارض کو رفع کیا۔

نبی اکرم ﷺ کے معجزات میں سے انگشت مبارک سے پانی جاری ہونے کے معجزہ میں حدیبیہ کے موقع پر لوگوں کی تعداد میں مختلف روایات کو بیان کیا۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ لوگوں کی تعداد پندرہ سو تھی۔بیہقی کی روایت ہے کہ ان کی تعداد چودہ سو تھی علامہ خفاجیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔متعدد روایات میں سولہ سو، پانچ سو چالیس، پچپیں، اسی اور تین سو کی تعداد بیان کی گئی ہے۔مؤلف نے ان روایات کی جمع تطبیق میں ابن دحیہ کی رائے بیان کی

''کہ یہ روایات تخمیناً بیان کی گئی ہیں تحقیقی نہیں اور سات سو کی روایت راوی کا وہم ہے۔'' (۳۱)

علامہ خفاجیؒ نے ''نسیم الریاض'' میں ضعیف احادیث کی بھی نشاندہی کی ہے۔

حضرت یحییٰؑ کے بارے میں ان کے غیر شادی شدہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی علامہ خفاجیؒ نے اس بارے میں مختلف احادیث کا ذکر کیا ہے۔

''مامنا إلا من عصى أوهم بمعيصة إلا يحيى بن زكريا'' (۳۲)

''ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس نے نافرمانی نہ کی ہو سوائے یحییٰ بن زکریا کے۔''

علامہ خفاجیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

دوسری روایت کی سند بیان کی:

"رواه ابو یعلی الموصلی فی مسنده عن زهیر عن عفان عن حماد بن سلمه عن علی بن زید بن جدعان عن یوسف بن مهران عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: مأأحد من ولد آدم الا قد أخطا اوهم بخطیه لیس یحیی ابن زکریا." (۳۳)

ترجمہ: ابویعلیٰ موصلی اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: "ابن آدم میں ایسا کوئی نہیں ہے جس نے غلطی نہ کی ہو۔ سوائے یحییٰ بن زکریا کے۔" علامہ خفاجیؒ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں:

"واسناده ضعیف لأن ابن جد عان ضعیف ویوسف بن مهران مختلف فی جرحه." (۳۴)

کسی ضعیف حدیث کو بیان کرتے ہوئے علامہ خفاجیؒ اس حدیث کے متعدد طرق کو بھی بیان کرتے ہیں جس سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ اس حدیث کی کوئی نہ کوئی اصل ہے۔ ایک روایت کہ حضرت یحییٰؑ نے اس حال میں حضرت عیسیٰؑ کی تصدیق کی کہ وہ شکم مادر میں تھے۔ علامہ خفاجیؒ نے اس روایت کے بارے میں کہا کہ:

"هذالحدیث رواه احمد وابن جریر عن مجاهد من طرق متعددة فهو حدیث صحیح." (۳۵)

۸۔ مختلف فرقوں اور مذاھب کا ذکر:

علامہ خفاجیؒ نے "نسیم الریاض" میں مختلف فقہی فرقوں اور مذاھب اربعہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس سے مولف کی فقہی بصیرت اور مذاھب اربعاء پر دسترس کا اندازہ ہوتا ہے۔ مؤلف نے واقعات سیرت کے ضمن میں جو مسائل بیان کیے ان کے لیے فقہاء کرام کی آراء بیان کرتے ہوئے مذاہب اربعاء کی آراء بیان کی ہیں۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے جب اعرابی سے فرمایا کہ اے اعرابی تو اپنا بدلہ لے لے۔ اس پر اعرابی نے عرض کیا کہ میں نے آپ ﷺ کو معاف فرمادیا۔ (۳۶)

علامہ خفاجیؒ نے اس حدیث کے ضمن میں ادب سکھانے کے لیے مارنے کے حوالے سے مذاھب اربعہ کا ذکر کیا۔

ان الشافعیة، والحنفیه، المالکیة، والحنابلة، قالوا: إن الضربة واللطمة، لاقصاص فیه، ...... ، وعلیه عمل الصحابة، رضی الله تعالیٰ عنهم. (۳۷)

"بے شک شافعیہ، حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ بے شک ضربہ اور لطمہ (بچوں کو ادب سکھانے کے لیے مارنا) میں شرع نے کہا قصاص نہیں ہے۔ بیشک اس میں تعزیر ہے اور بعض نے اس پر اجماع کا دعویٰ

کیا ہے مگر بے شک بعض نے اس میں اختلاف کیا ہے کیونکہ یہ خلاف قیاس ہے مگر بے شک نصوص کا یہی تقاضا ہے اور صحابہ کرامؓ کا بھی اسی پر عمل ہے۔''

☆ ذبیح پر درود پڑھنے کے حوالے سے علامہ خفاجیؒ نے فقہاء اربعہ کی آراء بیان کی۔ مالکی مذہب کے نزدیک یہ ناپسندیدہ ہے۔ حنفیہ نے کہا اس سے شک ہوتا ہے کہ یہ غیر اللہ کے لیے ہے۔ شافعیؒ نے بھی اس کی مخالفت کی پس اُم میں کہا: ذبح کے وقت ذبیح پر اللہ کا نام لیا جائے اور اسے ناپسند نہیں کیا کہ کہا جائے صلی اللہ علی رسول اللہ: بلکہ اس کو پسند کیا۔ (۳۸)

۸۔ القابات کا بیان:

علامہ خفاجیؒ نے ''نسیم الریاض'' میں جن اشخاص کا تذکرہ کرتے ہیں ان کے ناموں کے ساتھ مختلف القابات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ یہ القابات نہ صرف علماء کرام کے ساتھ بلکہ مشرکین، منافقین اور مرتدین کے ساتھ بھی القابات ذکر کیے جیسے حضرت عائشہؓ کے ساتھ **فرید ۃ الصدق، ویتیمة الدهر** (۳۹) ابن حجر کے لیے **خاتمه الحفاظ** (۴۰) حضرت خالد بن ولیدؓ کا جہاں بھی ذکر کیا سیف اللہ یا سیوف اللہ بھی نام کے ساتھ بیان کیا۔ (۴۱) اس کے علاوہ مشرکین و منافقین کے نام کے ساتھ بھی مختلف القابات اور لعنت کا بھی ذکر کیا جیسے:

ابو جہل عمرو بن ہشام کے لیے **فرعون هذه الأمه لعنة اللّٰه تعالیٰ** (۴۲) عتبہ بن ابی لھب کے لیے **الجهنمی عدو اللّٰه و رسوله** (۴۳) مسلمہ کا جہاں ذکر کیا اس کے ساتھ کہا **لعنة اللّٰه تعالیٰ** (۴۴) **لابی بن خلف** کے لیے **لعنة اللّٰه** (۴۵)

۹۔ واقعات سیرت کی تاریخوں کی نشاندہی:

علامہ خفاجیؒ نے سیرت نبویہ ﷺ کے واقعات بیان کرتے ہوئے تاریخ بھی لکھتے ہیں اور اس کی مدت کا تعین کرتے ہیں۔

☆ غزوہ ذات الرقاع کی تاریخ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''غزوہ ذات الرقاع ہجرت کے ساتویں سال ہوا۔ (۴۶)

☆ نبی اکرم ﷺ پر جادو کرنے کے حوالے سے علامہ خفاجیؒ نے سال اور مدت کا تعین کیا۔ نبی اکرم ﷺ پر جادو محرم میں ساتویں سال ہوا۔ اس کی مدت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت کے مطابق مدت چالیس راتیں اور ایک قول چھ ماہ ہے اور ایک قول سال ہے۔ اس پر سہیلیؒ نے اعتماد کیا ہے اور ان روایات کو جمع کیا کہ یہ مدت جادو کے ظہور اس کی تاثیر کی شدت کے لحاظ سے ہے۔ (۴۷)

۱۰۔ اشخاص وامکان کا تعارف:

روایات سیرت کے ضمن میں جن اصحاب کا ذکر آتا ہے۔علامہ خفاجیؒ ان کا مکمل تعارف بیان کرتے ہیں۔مولف نے ان اصحاب کا تعارف پیش کیا ہے جن کا ذکر قاضی عیاضؒ نے کیا۔ان میں صحابہ کرامؓ،صحابیاتؓ،تابعینؒ،محدثینؒ اور فقہاء کرامؒ شامل ہیں۔مؤلف نے تعارف بیان کرتے ہوئے ان کا نام،تاریخ ولادت،وفات،علاقے،اساتذہ،تلامذہ اور کتب کا ذکر کیا ہے۔اصحاب کے تذکرہ کے ساتھ علامہ خفاجیؒ نے جگہوں کا بھی تعارف پیش کیا ہے۔

☆ قاضی ابی الولید باجی کا تعارف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

باجی کی نسبت مغرب کے ملک باجہ کے جانب ہے۔باجہ اشبیلیہ کے قریب ملک ہے اور ایک قول کہ یہ باجہ القیر وان ہے۔کنیت ابوالولید ہے۔اور یہ سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التجیبی قرطبی اور ذھبی ہیں ان کا اصل شہر بطلیوس ہے۔پھر ان کے دادا باجہ کی جانب منتقل ہوئے۔جس کی طرف ان کو نسبت دی۔وہ حافظ ابومحمد الباجی ہیں۔آپ ذی قعد ۴۰۳ھ میں بطلیوس میں پیدا ہوئے ان سے جن لوگوں نے اخذ کیا ان کی ایک لمبی جماعت ہے جن میں ابن عبد البر،خطیب اور حمیدی وغیرہ شامل ہیں اور آپ نے حج کے لیے سفر کیا اور حرم کے ہمسائے میں تین سال رہے اور ابوذر ھروی کی خدمت کی پھر بغداد اور دمشق کا سفر کیا اور علماء سے کسب فیض کیا۔فقہ ابوطیب طبری سے اور علم الکلام ابوجعفر المنانی سے بھی علم حاصل کیا اور موصل میں ٹھہرے پھر ۱۳ سال کے بعد اندلس واپس آئے۔ابن سکرۃ نے کہا: انہوں نے مدینہ منورہ میں ۱۹ رجب ۴۷۴ھ میں وفات پائی۔(۴۸)

مولف بعض اوقات صرف نام کی وضاحت کرتے ہیں جیسے:

”شیخ فقیہ ابو عبد الله محمد بن أحمد بن الحسن المحمدی..........قری أخر بنواحی مصر و بغدادو الیمامة“ (۴۹)

”شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن الحسن المحمدی فقہی محمدیہ کی طرف منسوب ہیں جو تونس کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات ہے اور یہ جو اسم قری کا نام لیا جاتا ہے مصر،بغداد اور یمامہ کے نواح میں ہے۔

علامہ خفاجیؒ نے اشخاص کے تعارف کے ساتھ بعض جگہوں اور مقامات کا بھی تعارف کروایا ہے۔

☆ خندق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

خندق: مدینہ میں ہے۔خندق: خ نقطہ والی زبر کے ساتھ اور ن سکون کے ساتھ،دال زبر کے ساتھ اور قاف یہ کندہ سے فارسی معرب ہے گڑھے کے معنوں میں اور اس سے مراد غزوہ خندق ہے۔(۵۰)

۱۱۔ لطیف نکات کا استنباط:

مولف نے بہت سے مقامات پر آیات واحادیث اور واقعات سیرت سے لطیف نکات مستنبط کیے ہیں جو مولف کی

دقت نظر اور ذکاوت فہم کی دلیل ہے۔ان میں سے چند نکات درج ذیل ہیں:

☆ کتاب ''الشفاء'' کی عبارت ''وأراد بالمصباح قلبه و بالزجاجة صدره'' کی مولف نے نہایت خوبصورت وضاحت کی ہے۔

مشکاۃ ان کے اباء کے بدن ہیں اور زجاجۃ ان کی اولادیں اور مصباح ان کی روشنی ﷺ ان میں امانت و دیعت کی گئی۔ جیسے حضرت عباسؓ کا شعر ہے اور بے شک مصباح کو مشکاۃ میں بنایا کیونکہ اس میں روشنی بہت طاقتور ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے مشکاۃ حضرت ابراہیمؑ اور زجاجہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور مصباح محمد ﷺ ہیں۔(۵۱)

۱۲۔ روایات سیرت سے فقہی مسائل کا استنباط:

''نسیم الریاض'' میں مولف نے سیرت طیبہ ﷺ کے ضمن میں جن احادیث نبوی ﷺ سے استفادہ کیا ہے ان احادیث سے بہت سے فقہی مسائل کا استنباط کیا ہے وہ مختلف مسائل میں چاروں مذاہب فقہ کا نقطہ نظر بیان کرتے ہیں۔اس کی چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں:

☆ نجاشی کی نماز جنازہ کے بارے میں جب آپ ﷺ کے پیش نظر کیا گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔(۵۲)

مولف نے اس سے یہ فقہی مسئلہ بیان کیا کہ اس سے غائبانہ نماز جنازہ کا جواز ملتا ہے اور یہی امام احمدؒ اور امام شافعیؒ اور بعض سلف کی آراء ہے۔کیونکہ میت کی نماز دعا ہے۔پس کیسے اس کے لیے دعا نہ کی جائے اور وہ غائب ہو یا قبر میں ہو جیسے حاضر کے لیے دعا کی جاتی ہے۔حنفیہ اور مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ شرع میں ایسا نہیں ہے۔

مولف نے اس بارے میں طویل فقہی بحث کی ہے۔بس حنفیہ اور شافعیہ کی آراء کے ضمن میں دلائل بیان کیے ہیں۔(۵۳)

☆ نبی اکرم ﷺ کے وقار کا ذکر کرتے ہوئے ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔اس حدیث میں ہے کہ ''جب آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تو چارزانو بیٹھتے حتی کہ سورج طلوع ہو جاتا (۵۴)

اور یہ نماز میں تھا جیسا کہ فقہاء نے صراحت کی اور اس سے یہ باہر تھا پس اس کو ناپسند نہیں کیا اور ایک قول ہے کہ یہ سنت ہے اور ہمارے بعض فقہاء کا قول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے فعل کے ساتھ یہ جلسہ جابرہ ہے۔(۵۵)

ان مذکورہ بالا امثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ مؤلف کو فقہی مسائل پر عبور حاصل تھا اور احادیث اور واقعات سیرت کے ذریعے فقہی مسائل کا استنباط کرنے میں مہارت تامہ حاصل تھی۔

۱۳۔ روایات میں اشکالات کی نشاندہی اوران کا حل:

''نسیم الریاض'' میں چند ایسی احادیث و روایات کا تذکرہ بھی ملتا ہے جن میں اشکالات پائے جاتے ہیں۔مولف نے اپنی فہم وفراست سے ان اشکالات کا جواب دیا ہے۔مثلاً

☆ شفاعت نبی ﷺ کے متعلق مولف نے صحیحین سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔اس حدیث میں ہے کہ جب لوگ قیامت کے دن سفارش کے لیے حضرت نوحؑ کے پاس جائیں گے تو کہیں گے ''یا نوح انت اول الرسل الی اهل الارض'' (۵۶)

اس قول میں اشکال یہ ہے کہ نوحؑ پہلے رسول کیونکر ہوئے جب آدمؑ بھی نبی مرسل ہیں۔اسی طرح حضرت شیثؑ اور حضرت ادریسؑ کا شمار بھی رسولوں میں ہوتا ہے اور یہ سب رسول حضرت نوحؑ سے قبل کے تھے۔

مؤلف اس اشکال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں جو ابن حجر نے شرح بخاری میں کہا ہم نے نوحؑ کو اول رسل بیان کیا۔حضرت آدمؑ نبی اور رسول تھے لیکن حضرت آدمؑ کی رسالت ان کے بیٹوں کی طرف تھی اور ان کی زندگی میں کفر ظاہر نہیں ہوا تھا۔اور حضرت ادریسؑ اپنے زمانے میں تنبیہ کیلئے آئے حضرت شیثؑ ان کی وصیت تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو بھیجا پس اس وقت لوگوں میں کفر ظاہر ہوا اور ان کی دعوت کی مخالفت کی حتی کہ ان کو ہلاک کرنے کی ضرورت ہوئی۔پس نوحؑ اوّل رسل تھے جو لوگوں کو دعوت دینے اور ان سے مجادلے کے لیے مبعوث کیے۔ (۵۷)

مذکورہ بالا مثال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ علامہ خفاجیؒ روایات کو جوں کا توں نقل نہیں کرتے بلکہ تحقیق وتفحص اور غور وفکر کے بعد روایات میں موجود اشکالات کی نہ صرف نشاندہی کرتے ہیں بلکہ اس کا مناسب جواب بھی دیتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

نبی اکرم ﷺ کی شخصیت کے جامع اور ہمہ گیر ہے۔ایک بہترین سیرت نگار کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالے۔علامہ خفاجیؒ نے نسیم الریاض میں سیرت نبویہ ﷺ کے تقریباً تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔نسیم الریاض میں موضوعات سیرت کی کثرت ہے۔مضامین کا تنوع،مصادر کے تنوع کا متقاضی ہوتا ہے،اسی لیے علامہ خفاجیؒ نے متعدد ومتنوع مصادر سے استفادہ کیا ہے،مئولف نے واقعات سیرت کے ضمن میں مضامین میں حسن ترتیب وتنظیم کو مدنظر رکھا ہے۔علامہ خفاجیؒ کی سیرت نگاری کی ایک اہم خصوصیت ادبی انداز ہے،نسیم الریاض میں مولف نے الفاظ کی لغوی ونحوی توضیح وتشریح بھی کی ہے۔روایات سیرت کو بیان کرتے ہوئے آیات واحادیث اور واقعات سیرت سے لطیف نکات مستنبط کیے ہیں۔نیز آیات میں اختلاف قرات،سبب نزول،خطاب کا تعین اور ان کی تفسیر وتوضیح بیان کی ہے۔متعدد اقوال میں سے راجح ومشہور قول کا تعین بھی آپ کی سیرت نگاری کی نمایاں خصوصیت ہے۔مئولف نے روایات سیرت سے فقہی مسائل کا استنباط اور روایات میں موجود اشکالات کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کا حل بھی پیش کیا ہے۔علامہ خفاجیؒ کی سیرت نگاری کی اہم خصوصیت واقعات سیرت کی تاریخوں کا تعین،القابات کا بیان،امکان واشخاص کا تعارف اور فقہاء اربعہ کی آراء کا بیان ہے۔علامہ خفاجیؒ کی سیرت نگاری کی ان خصوصیات نے انہیں عظیم سیرت نگاروں کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ المقری، شہاب الدین احمد بن محمد، ازھار الریاض فی اخبار قاضی عیاض، جلد نمبر۴، قاہرہ: مطبعہ بجنہ، ۱۹۱۹ء، ص ۲۷۱

۲۔ محمد فہری علام، دائرۃ المعارف الاسلامیۃ، جلد نمبر ۸، بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، س۔ن، ص ۳۹۶

۳۔ ایضا، جلد نمبر ۸، ص ۳۹۶

۴۔ کارل بروکلمان، تاریخ الادب العربی، مترجم: ا۔د۔ محمود فہمی حجازی، جلد نمبر ۶، موسسۃ دار الکتاب الاسلامی، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۲۹ھ۔ ۲۰۰۸م، ص ۵۵

۵۔ المحبی، فضل اللہ بن محبّ اللہ بن المحبی، خلاصۃ الآثر، جلد نمبر ۱، بیروت: دار صادر، س۔ن، ص ۳۴۲

۶۔ محمد فہری علام، دائرۃ المعارف اسلامیہ، جلد نمبر ۸، ص ۳۹۷

۷۔ الزرکلی، خیر الدین، الأعلام قاموس التراجم الأشہر الرجال والنساء من العرب والمستعربین والمستشرقین، جلد نمبر ۵، بیروت لبنان: دار العلم للملایین، طبعۃ الثانیۃ عشرۃ، ۱۹۹۷ء، ص ۱۵۳
المحبی، خلاصۃ الآثر، جلد نمبر ۱، ص ۳۳۴

۸۔ ایضاً ۹۔ ایضاً، ص ۳۳۳

۱۰۔ الجرجی زیدان، تاریخ اداب اللغۃ العربیۃ، جلد نمبر ۳، دار الفکر، الطبعۃ الأولی، ۱۴۱۶ھ۔ ۱۹۹۶ء، ص ۳۲۳
i۔ محمد فہری علام، دائرۃ المعارف الاسلامیۃ، جلد نمبر ۸، ص ۳۹۸
ii۔ کارل بروکلمان، تاریخ الادب العربی، جلد نمبر ۶ ص ۵۵۔۵۷
iii۔ الزرکلی، الأعلام، جلد نمبر ۱، ص ۲۳۸

۱۱۔ محمد فہری علام، دائرۃ المعارف الاسلامیۃ، جلد نمبر ۸، ص ۳۹۷

۱۲۔ ندوی، سید سلیمان، خطبات مدارس، لاہور، اکیڈمی، س۔ن، ص ۱۰۷

۱۳۔ خفاجیؒ، شہاب الدین، احمد بن محمد بن عمر، نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاضؒ، تحقیق: محمد عبد القادر عطاء جلد نمبر ۱، بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ، الطبعۃ الثانیہ، ۱۴۳۲ھ۔ ۲۰۱۱، ص ۱۵۶

۱۴۔ ایضاً، جلد نمبر ۴، ص ۵۴۲ ۱۵۔ ایضا، جلد نمبر ۵، ص ۲۲۹

۱۶۔ ایضاً، جلد نمبر ۲، ص ۳۰۸

۱۷۔ عبد العزیز محمد بن عبد المحسن السلمان، موارد الزمان لدروس الزمان، جلد نمبر ۶، م۔ن، الطبعۃ الثلاثون، ۱۴۲۴ھ، ص ۷۵۱

۱۸۔ شہاب الدین خفاجیؒ، نسیم الریاض، جلد نمبر ۲، ص ۴۱۲

۱۹۔ ابوالکلام آزاد، مولانا، رسول رحمت ﷺ، مرتب: غلام رسول مہر، لاہور: شیخ غلام اینڈ سنز، طبع اول، ۱۹۷۰ء، ص ۱۹۔۲۰

۲۰۔ طٰہٰ: ۲ ۲۱۔ الاعراف: ۱۵۸

۲۲۔ البقرہ: ۱۰۲ ۲۳۔ شہاب الدین خفاجیؒ، نسیم الریاض، جلد نمبر ۶، ص ۹

۲۴۔ التوبۃ: ۴۰ ۲۵۔ شہاب الدین خفاجیؒ، نسیم الریاض، جلد نمبر ۶، ص ۹

۲۶۔ الانعام: ۳۳ ۲۷۔ شہاب الدین خفاجیؒ، نسیم الریاض، جلد نمبر ۲، ص ۳۷۹

۲۸۔ ایضاً، جلد نمبر ۳، ص ۶

۲۹۔ البیہقی، ابوبکر احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ محقق: محمد عبدالقادر عطاء، کتاب الجزیۃ، بیروت لبنان، دارالکتب العلمیۃ، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۲۴ھ۔۲۰۰۳ء، حدیث نمبر ۱۸۶۴۱

۳۰۔ شہاب الدین خفاجیؒ، نسیم الریاض، جلد نمبر ۴، ص ۲۱۶

۳۱۔ ایضاً، جلد نمبر ۳، ص ۴۹۴

۳۲۔ السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر، الدرالمنثور فی تفسیر الماثور، جلد نمبر ۲، بیروت لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔۱۹۹۰ء، ص ۲۱۶

۳۳۔ الطبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، تحقیق: حمدی عبدالمجید السّلفی، جلد نمبر ۲، احیاء التراث الاسلامی، ۱۴۰۶ھ۔۱۹۸۶ء، ص ۲۱۶

۳۴۔ شہاب الدین خفاجیؒ، نسیم الریاض، جلد نمبر ۲، ص ۱۷۲

۳۵۔ ایضاً، جلد نمبر ۲، ص ۲۱۴

۳۶۔ عبدالرزاق بن ہمام، ابوبکر الصنعانی، المصنف، کتاب العقول محقق: حبیب الرحمٰن الأعظمی، بیروت لبنان: دارالکتب الاسلامی، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۰۳ھ، حدیث نمبر ۱۸۰۳۷

۳۷۔ شہاب الدین خفاجیؒ، نسیم الریاض، جلد نمبر ۶، ص ۹۲

۳۸۔ ایضاً، جلد نمبر ۵، ص ۲۹

۳۹۔ ایضاً، جلد نمبر ۲، ص ۲۴۹

۴۰۔ ایضاً، جلد نمبر ۳، ص ۳۵۹

۴۱۔ ایضاً، جلد نمبر ۴، ص ۲۰۱

۴۲۔ ایضاً، ص ۲۷۰

۴۳۔ ایضاً، ص ۱۱۵

۴۴۔ ایضاً، ص ۱۹۲

۴۵۔ ایضاً، جلد نمبر ۲، ص ۲۶۸

۴۶۔ ایضاً، ص ۲۵۹

۴۷۔ ایضاً، جلد نمبر ۶، ص ۳۰

۴۸۔ ایضاً، جلد نمبر ۱، ص ۳۶۷، ۳۶۸

۴۹۔ ایضاً، جلد نمبر ۲، ص ۴۵۵

۵۰۔ ایضاً، جلد نمبر ۳، ص ۳۶۱

۵۱۔ ایضاً، جلد نمبر ۱، ص ۱۸۶

۵۲۔ البیہقی، ابوبکر احمد بن حسین، دلائل النبوۃ ومعرفۃ أحوال صاحب الشریعۃ، تحقیق: ڈاکٹر عبدالمعطی قلعجی، جلد نمبر ۴، بیروت لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔۱۹۸۵ء، ص ۴۱۰۔۴۱۲

۵۳۔ شہاب الدین خفاجی، نسیم الریاض، جلد نمبر ۲، ص ۵۳۔۵۵

۵۴۔ السجستانی، ابوداؤد، سلیمان بن الأشعث، سنن، کتاب الادب، بیروت لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۲ھ۔۱۹۹۲ء، حدیث نمبر ۴۸۵۰

۵۵۔ شہاب الدین خفاجیؒ، نسیم الریاض، جلد نمبر ۲، ص ۳۹۲

۵۶۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل، صحیح بخاری، کتاب التوحید، الریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۱۹ھ۔۱۹۹۹ء، حدیث نمبر ۷۴۱۰

۵۷۔ شہاب الدین خفاجیؒ، نسیم الریاض، جلد نمبر ۳، ص ۲۰۸